89873 ـ بنك كے ہاں كمپنى كى نمائندگى اور كسى دوسرے شخص كو معاملات طے كرنے كى تعليم دينے كا حكم

سوال

ميں بنك كے ساتھ لين دين كرنے والى كمپنى ميں ملازمت كرتا ہوں اور كمپنى كى طرف سے بنك كے ليے نمائندگى كا كام كرتا تھا، الحمد للہ ميں نے اس كام سے توبہ كر لى ہے، ليكن كام چھوڑنے سے قبل ميں نے يہ كام ايك دوسرے شخص كے سپرد كيا اور اسے بنك كے ساتھ معاملات طے كرنے كى ٹريننگ بھى دى تا كہ وہ ميرى جگہ پر معاملات طے كر سكے، ميں جو كچھ كيا ہے اگر وہ سب حرام ہے تو مجھے كيا كرنا ہوگا، ميں نے جو كچھ اسے سكھايا تھا اس كے مطابق وہ بنكوں كے ساتھ لين دين كرتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اسلامى بنك نہ ہونے كى صورت ميں سودى بنكوں ميں بغير فوائد اور سود كے رقم ركھنے، اور كمپنيوں كى ضرورت كے پيش نظر بنك ميں رقم ركھنا تا كہ مال كى حفاظت ہو سكے، اور اسے تجارت ميں لايا جائے تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن اگر بنك كے ساتھ حرام لين دين پر مشتمل ہو مثلا سود پر قرض لينا، يا كسى اور صورت ميں مثلا بنك كے ذريعہ خريدارى كرنا، اور اس ميں سودى اكاؤنٹ كھولنا وغيرہ تو يہ لين دين حرام ہے، اور كسى كے ليے بھى ايسا لين دين كرنا جائز نہيں، كيونكہ اس ميں گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتى ميں تعاون ہوتا ہے، اور سود كا اقرار اور اس كى گواہى دينا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى اور تقوى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى و گناہ اور معصيت و ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كے ساتھ تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے المآئدۃ (2).

اور مسلم شريف كى حديث ميں ہے كہ جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور سود کی گواہی دینے والے دونوں اشخاص پر لعنت کی اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

اس بنا پر اگر تو کمپنی کا بنك کے ساتھ لین دین اس صورت میں ہے تو آپ نے اس کام کو چھوڑ کر بہت اچھا کیا ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے.

لیکن آپ نے اپنے علاوہ دوسرے شخص کو اس کام کی تعلیم دے کر غلط کیا ہے، کیونکہ حرام کام کی راہنمائی اور تعاون کرنا بھی جائز نہیں اور آپ نے ایسا کیا ہے، اس وقت آپ کے لیے واجب اور ضروری یہ تھا کہ آپ اس شخص کو اس کام کا شرعی حکم بتائیں اور اسے نصیحت کرنے کے ساتھ ساتھ توبہ کا بھی کہیں، اگر تو وہ آپ کی بات تسلیم کر لے تو بہتر، اور اگر وہ تسلیم نہ کرے تو آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .